۲۶۶۱
۳۳/۵/۲

۲۲ مارچ، ۲۰۱۳ء

محترم مولانا محمد تقی عثمانی صاحب!
جامعہ دارالعلوم کراچی نمبر۱۴،
کورنگی انڈسٹریل ایریا، نزد K ایریا کراچی نمبر۱۴،
پی او بکس نمبر 75180،
کراچی۔

دارالافتاء
نمبر ۳۶/۱۴۴۳
جامعہ دارالعلوم کراچی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

میرا نام خواجہ طاہر جمال ہے۔ میں آپ کو خواجہ گلاس فیکٹری سے یہ خط لکھ رہا ہوں۔ کل بروز بدھ دوپہر 1 بجے میری اور آپ کی چند شرعی مسائل پہ گفتگو ہوئی تھی، چونکہ ٹیلی فون کا کنکشن کچھ بہتر نہ تھا اس لئے میں چاہوں گا کہ جن مسائل پر ہم نے بات کی ان کا تحریری طور پر بھی تصدیق ہو۔

ہم ایک ڈیری کا پروجیکٹ لگانے کی پلاننگ کر رہے ہیں، جس میں ہمیں گائیوں کے لئے زمین پر چارا اگانا ہوگا اور پھر ان گائیوں سے دودھ لے کر بازار میں بیچنے کا ارادہ ہے۔

صورتحال نمبر۱

آپ نے فرمایا تھا کہ ہر فصل کے اوپر ۵ فیصد عشر از کوٰۃ واجب ہوگی؟ کیا میں نے اس کو صحیح سمجھا ہے؟

الف) زمین کرائے پر لی جائے گی۔ زمین لینڈ کمپنی یا پروپرائٹرشپ کے نام لی جائے گی۔

ب) زمین میں ٹیوب ویل لگائے جائیں گے۔

ج) اور زمین میں نہری پانی سے آبپاشی کی جائے گی۔

د) زمین پر فصل اگانے کا سارا خرچہ ہم خود کریں گے۔

ر) ساری فصل گائیوں اور ان کی نسل کو کھلانے میں استعمال ہوگی۔

س) اگر کوئی فصل بچ گئی یا مزید فصل لگانے کا موقع ملا تو وہ بازار میں فروخت کردی جائے گی۔

سوال نمبر۱: کیا ہر فصل پر کوئی عشر از کوٰۃ لاگو ہوگی؟

سوال نمبر۲: اگر ہوگی تو کس مناسبت سے ہوگی؟

Scanned by CamScanner

<u>صورتحال نمبر۲</u>

الف) دودھ کے لئے تمام جانور بازار سے خریدے جائیں گے۔

ب) تمام جانور ایک عمارت میں رکھے جائیں گے۔ ان جانوروں کو چارا اور پانی ان کی جگہ پر ہی فراہم کیا جائے گا۔

ج) وہیں ان کے بچے بھی ہونگے۔

د) وہیں ان کا دودھ بھی دوہا جائے گا۔

اگر جانور دودھ دینے کے قابل نہ ہوا تو اسکو بازار میں فروخت کردیا جائے گا یا اسکو ذبح کر کے اس کا گوشت مارکیٹ میں فروخت کر دیا جائے گا۔ ان کی اولاد کو بھی اسی عمارت میں پالا جائے گا یہاں تک کہ وہ دودھ دینے کے قابل ہو جائیں اور پھر یہ سائیکل دوبارا سے چل پڑے گا۔

سوال نمبر۳: کیاان گائیوں پر کوئی عشر / زکوۃ فرض ہے؟

سوال نمبر۴: کیاان کی اولاد کے اوپر کوئی عشر / زکوۃ فرض ہے؟

آپ نے فرمایا تھا کہ رمضان کی ہر پہلی تاریخ کو اس کاروبار کے بینک اکاؤنٹ میں جتنے بھی پیسے پڑے ہونگے یا اور جتنا بھی دودھ سٹاک میں پڑا ہوگا اس پر ڈھائی فیصد زکوۃ واجب ہوگی؟ کیا میں نے اس کو صحیح سمجھا ہے؟

دارالافتاء

والسلام،

آپ کا ممنون و مشکور

خواجہ طاہر جمال

پتہ: خواجہ فلیٹ گلاس انڈسٹریز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

3.5Km راولپنڈی فتح جنگ روڈ، گڑھی محبوب الٰہی،

فتح جنگ، ضلع اٹک، پنجاب

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدًا ومصلّیًا

(۱،۲)۔۔۔ مسئولہ صورت میں چونکہ زمین کو بارانی پانی سے سیراب نہیں کیا جارہا ہے بلکہ نہری پانی سے سیراب کیا جارہا ہے اس لئے ہر فصل پر نصفِ عشر (پیداوار کا بیسواں حصہ) یعنی پیداوار کی پانچ فیصد ادائیگی لازم ہوگی۔

لما فی اعلاء السنن : (٩/٧٤ إدارة القرآن)

عن سالم بن عبد الله عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ((فيما سقت السماء والعيون او كان عثريا العشر، وما سقي بالنضح نصف العشر)) رواه البخاري

وفي الدر المختار: (٢/٣٢٦-٣٢٨ سعيد)

(و) تجب في (مسقى سماء) أي مطر (وسيح) كنهر (بلا شرط نصاب) راجع للكل (و) بلا شرط (بقاء) وحولان حول لأن فيه معنى المؤنة............(و) يجب (نصفه في مسقي غرب) أي دلو كبير (ودالية) أي دولاب لكثرة المؤنة وفي كتب الشافعية أو سقاه بماء اشتراه وقواعدنا لا تأباه.

حاشية ابن عابدين – (٢ / ٣٢٦)

قوله (وحولان حول) حتى لو أخرجت الأرض مرارا وجب في كل مرة لإطلاق النصوص عن قيد الحول ولأن العشر في الخارج حقيقة فيتكرر بتكرره

بدائع الصنائع – (٢ / ٦٢)

أمّا الأوّل فما سُقِيَ بماء السّماء أو سُقِيَ سَيْحًا فَفِيهِ عُشْرٌ كَامِلٌ وما سقى بِغَرْبٍ أو دَالِيَةٍ أو سَانِيَةٍ فَفِيهِ نِصْفُ الْعُشْرِ وَالْأَصْلُ فيه ما رُوِيَ عن رسول اللَّهِ صلى اللَّهُ عليه وسلم أَنَّهُ قال ما سَقَتْهُ السَّمَاءُ فَفِيهِ الْعُشْرُ وما سُقِيَ بِغَرْبٍ أو دَالِيَةٍ أو ساقية (((سانية))) فَفِيهِ نِصْفُ الْعُشْرِ

وَعَنْ أَنَسٍ رضي اللَّهُ عنه عن رسول اللَّهِ صلى اللَّهُ عليه وسلم أَنَّهُ قال فِيمَا سَقَتْهُ السَّمَاءُ أو الْعَيْنُ أو كان بَعْلًا الْعُشْرُ وما سُقِيَ بِالرِّشَاءِ فَفِيهِ نِصْفُ الْعُشْرِ وَلِأَنَّ الْعُشْرَ وَجَبَ مُؤْنَةَ الْأَرْضِ فَيَخْتَلِفُ الْوَاجِبُ بِقِلَّةِ الْمُؤْنَةِ وَكَثْرَتِهَا

المبسوط للسرخسي – (٣ / ٦)

ثم العشر يجب فيما سقته السماء أو سقي سيحا فأما ما سقي بغرب أو دالية أو سانية ففيه نصف العشر وبه ورد الأثر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "ما سقته السماء ففيه العشر وما سقي بغرب أو دالية ففيه نصف العشر". وفي رواية: "ما سقي بعلا أو سيحا ففيه العشر وما سقي بالرشاء ففيه نصف العشر"

(۳،۴)۔۔۔ دودھ حاصل کرنے کیلئے پالے جانے والے مذکورہ جانوروں پر زکوٰۃ لازم نہیں ہے، اسی طرح ان جانوروں کی اولاد کی مالیت پر بھی جو دودھ کیلئے رکھے گئے ہیں زکوٰۃ واجب نہیں ہے، البتہ ان سے حاصل ہونے والا دودھ فروخت کرکے جو رقم حاصل ہوگی اس میں سے جتنی زکوٰۃ کا سال پورا ہونے کی تاریخ میں باقی ہو اور نصاب کے

Scanned by CamScanner

بقدر ہو یا دیگر اموالِ زکوٰۃ کے ساتھ مل کر نصاب کے بقدر بن جاتی ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی، نیز زکوٰۃ نکالنے کی تاریخ کو جتنا دودھ موجود ہو اس پر بھی زکوٰۃ دینی چاہئے اور جو جانوران میں سے فروخت کر دیا جائے تو سال کے ختم ہونے پر اگر اس کی قیمت باقی ہو تو اس قیمت پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔

واضح رہے کہ چاند کی جس تاریخ کو آپ صاحبِ نصاب ہوئے تھے سال گزرنے کے بعد چاند کی اسی تاریخ کو زکوٰۃ واجب ہوگی، لیکن اگر صاحبِ نصاب بننے کی تاریخ یاد نہ ہو تو غور و فکر کے بعد جس تاریخ کا غالب گمان ہو وہ متعین کرلیں۔ اگر کسی تاریخ کا بھی غالب گمان نہ ہو تو خود کوئی تاریخ متعین کرلیں اور سہولت کیلئے رمضان کی پہلی تاریخ بھی متعین کر سکتے ہیں۔

الدر المختار – (٢ / ٢٦٧)

وشرطه اي شرط افتراض أدائها (حولان الحول) وهو في ملكه (وثمنية المال كالدراهم والدنانير) لتعينهما للتجارة بأصل الخلقة فتلزم الزكاة كيفما أمسكهما ولو للنفقة (أو السوم) بقيدها الآتي (أو نية التجارة) في العروض إما صريحا ولا بد من مقارنتها لعقد التجارة كما سيجيء أو دلالة

حاشية ابن عابدين – (٢ / ٢٦٧)

قوله (بقيدها الآتي) هو الاكتفاء بالرعي في أكثر السنة بقصد الدر والنسل وأنث الضمير إشارة إلى أن المراد بالسوم الإسامة إذ لا بد فيه من نيتها لأن السائمة تصلح لغير الدر والنسل كالحمل والركوب ولا تعتبر هذه النية ما لم تتصل بفعل الإسامة كما في البحر

الفتاوى الهندية – (١ / ١٧٨)

وَلَيْسَ فِي الْعَوَامِلِ وَالْحَوَامِلِ وَالْعَلُوفَةِ صَدَقَةٌ كَذَا فِي الْهِدَايَةِ

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح – (١ / ٤٦٩)

قوله (وشرط وجوب أدائها) أي افتراضها قوله (حولان الحول) وهو في ملكه أي وثمنية المال كالدراهم والدنانير أو السوم أو نية التجارة في العروض قوله (إلى مجانسه) النقدان في الزكاة جنس واحد فما استفاده من أحدهما يضم إلى ما عنده منهما وما استفاده من السائمة يضم إليها لا إليهما

المحيط البرهاني (٢ / ٤٤٣)

وذكر القدوري في «كتابه» أن السائمة هي الراعية التي تكتفي بالرعي ومؤنتها (من) ذلك، وهذا لأن السوائم إنما تعتبر لتحقيق الزيادة من حيث الدر والنسل والسمن، وإنما يعتبر ذلك زيادة إذا قلت مؤنة العلف، أما إذا كثرت مؤنة العلف فلا، وإن كان يعلفها أحياناً ويرعاها أحياناً يعتبر فيها الغالب، لأن أصحاب المواشي لا يجدون بداً من أن يعلفوا مواشيهم في بعض السنة بأن اشتد البرد أو وقع الثلج على الأرض فيسقط اعتبار ذلك، واعتبر الغالب.

Scanned by CamScanner

الفتاوى الهندية – (١ / ١٧٥)

ومن كان له نصاب فاستفاد في أثناء الحول مالا من جنسه ضمه إلى ماله وزكاه المستفاد من نمائه أولا وبأي وجه استفاد ضمه سواء كان بميراث أو هبة أو غير ذلك ولو كان من غير جنسه من كل وجه كالغنم مع الإبل فإنه لا يضمه هكذا في الجوهرة النيرة..................

والله سبحانه و تعالى اعلم بالصواب

محمد حذيفه عفى عنه

دارالافتاء جامعه دارالعلوم كراچى

١٣ جمادى الثانية ١٤٣٣هـ

٦ مئى ٢٠١٢ء

الجواب صحيح

بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ

١٤-٦-٣٣ھ

مفتی دارالعلوم کراچی

الجواب صحیح

الجواب صحیح

نائب مفتی

الجواب صحیح

مفتی دارالعلوم کراچی

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

٢٠/٦/١٤٣٣ھ

الجواب صحیح

١٧/٦/٣٣ھ

دار الافتاء

فتوی نمبر ٣٨/١٤٣٣

٢٠/٦/٣٣ھ

١٢/٥/١٢

Scanned by CamScanner